احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 22

منگل 3 جون 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 3 جون 2014ء 4 شعبان 1435 ہجری 3 ۔احسان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 125

رحمت باری کے حصول کی دعا

اصحابِ کہف کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ چند نوجوان تھے جو توحید کی حفاظت کیلئے غاروں میں روپوش ہوگئے اور وہاں یہ دعائیں کرتے رہے۔

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے حضور سے (خاص) رحمت عطا کر اور ہمارے لئے (اس) معاملہ میں رُشد اور ہدایت کا سامان مہیا کر۔

(الکہف:11)

خلافت احمدیہ جوبلی والی دعاؤں کو بھولنا نہیں بلکہ ہمیشہ کرتے رہنا ہے۔حضور انور نے بطور یاددہانی ان دعاؤں کا تذکرہ فرمایا

ہر پریشانی اور مشکل کے وقت ہمیں خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہئے

انتہائی مخلص، فدائی، باوفا اور نافع الناس وجود مکرم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کی قربانی کا واقعہ اور تفصیلی ذکر خیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 مئی 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ جس نے جماعت احمدیہ کو ایک اکائی میں پرویا ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ کے 106 سال اس بات کے گواہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد افراد جماعت نے کامل اطاعت کے ساتھ نظام خلافت کو قبول کیا۔ دنیا میں بسنے والا ہر احمدی اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی آمد کے ساتھ جس خلافت کا سلسلہ شروع ہونا تھا اس سے جڑ کر رہنا اس کا سب سے بڑا فریضہ ہے۔فرمایا خلافت سے وابستہ ہونے والوں کو انعامات کا وارث صرف اس لئے ٹھہرایا گیا ہے کہ وہ عبادتوں کی طرف توجہ دینے والے ہوں اور اس مقصد کے لئے قربانیاں کرنے والے ہوں اور خدا کی توحید دنیا میں قائم کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا ہر یوم خلافت جو ہم مناتے ہیں ہمیں اپنی دعاؤں، عبادتوں اور توحید پر قائم رہنے اور توحید کو پھیلانے کے معیاروں کو ماپنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ اگر ہمارے معیار اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بلند نہیں ہو رہے تو جلسے، تقریریں، علمی باتیں اور خوشیاں منانا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔فرمایا ہر پریشانی اور مشکل کے وقت ہمیں خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات ہمیں دعاؤں سے ملنے ہیں فرمایا ہمیں دعاؤں اور استغفار کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اپنی پریشانیوں کو دور کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی فتوحات کو سنبھالنے کے لئے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے بعض دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ خلافت احمدیہ جوبلی والی دعاؤں کو بھولنا نہیں بلکہ ان کو ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ حضور انور نے بطور یاددہانی ان دعاؤں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا پہلے سورۃ فاتحہ ہے، پھر درود شریف کا ورد ہے۔ پھر **سبحان اللّٰہ و بحمدہ** ...... پھر یہ دعا تھی **ربنا لا تزغ قلوبنا** ...... پھر ایک دعا **ربنا افرغ علینا صبرا** ...... پھر **اللھم انا نجعلک** ...... پھر یہ کہ **استغفر اللّٰہ ربی** ...... پھر **رب کل شیء** پھر یہ دعا **ربنا اغفر لنا ذنوبنا**...... بہت زیادہ پڑھا کریں۔

حضور انور نے ایک انتہائی مخلص فدائی اور باوفا، نافع الناس وجود مکرم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب ابن مکرم چوہدری فرزند علی صاحب جو امریکہ میں کارڈیالوجسٹ تھے کی ربوہ میں شہادت کا ذکر فرمایا۔حضور انور نے ان کی شہادت کا واقعہ، کوائف، عزیز واقارب کے تاثرات، ذکر خیر اور میڈیا کوریج کے بارے میں تفصیل سے بیان فرمایا۔فرمایا بڑے نرم مزاج اور نرم خُو طبیعت کے مالک تھے۔ ہر کسی کے ساتھ ہمدردی کرتے اور دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ بیوی بچوں کے ساتھ نرم رویہ، پیار و محبت اور شفقت کا سلوک تھا اور انتہائی منکسر المزاج تھے۔ خلافت سے انتہائی گہری محبت اور خلوص کا تعلق تھا۔ ہر تحریک پر فوری لبیک کہنے والے اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔حضور انور نے آپ کی شاعری سے چند اشعار بھی سنائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور دنیا کے متعدد اخباروں نے اس نہایت بہیمانہ قتل کی مذمت کی ہے۔اب تک 30 سے زائد اخبارات میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ان تمام اخباروں میں جہاں ان کے قتل کی مذمت کی گئی ہے وہاں جماعت احمدیہ کا تعارف بھی موجود ہے۔حضور انور نے آخر پر پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور شہید مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

کبر سے بچو

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے، ہر ایک انسان خواہ وہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتا۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 315)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

مکرم فضیل عیاض احمد صاحب۔ مربی سلسلہ

ستارہ لوگ۔ محترم سید عبدالحی شاہ صاحب

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار کا ترجمہ پیش ہے جو انہوں نے اہل اللہ کی تعریف میں کہے ہیں۔
ترجمہ: یہ وہ مرادوں کو پہنچے ہوئے، خواص اور برگزیدہ اور پاک کئے گئے لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت میں اپنے عظیم قدر و قیمت کے سبب رہے۔ وہ مردان خدا جنہوں نے اللہ کی پوشیدہ اور ظاہری ہر طور سے اطاعت کی اور دنیا کی لذات سے لحظہ بھر کو بھی بہرہ ورنہ ہوئے۔ وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت اترتی رہی اور یہ لوگ صحراوں اور غاروں میں سکون واطمینان کے ساتھ رہتے رہے، یہ وہ لوگ ہیں جو ستارہ شب کے ساتھ جاگتے رہے اور تہجد و صبر کے ساتھ راتیں گزارتے رہے۔

محترم سید عبدالحی شاہ صاحب بے غرض، بے نفس، اور ایک درویش صفت انسان تھے۔ حلیمی چشم پوشی انتہا کی تھی۔ عجز وانکسار کے پتلے تھے۔ فرشتہ سیرت انسان تھے۔ مہمان نوازی بہت زیادہ تھی۔ یہ خادم سلسلہ آخر دم تک سلسلہ کیلئے وقف رہا اور حتی المقدور سلسلے کے کام کو ہر دوسری بات پر ترجیح دی۔

یہ 1992ء کا ذکر ہے کہ مجھے جامعہ سے حدیقۃ المبشرین تبدیل کیا گیا۔ میں نے وہاں حاضری دی اور سید عبدالحی شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور جلد ہی میری تقرری نظارت اشاعت میں ہو گئی۔ کمپوزنگ کے لئے کمپیوٹرز خرید لئے گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات کی کمپوزنگ کا کام میرے سپرد ہوا۔ ان دنوں ہم جس پروگرام سے کمپوزنگ کا کام کرتے تھے اس کا نام قلمکار تھا اور تھوڑے عرصہ بعد نئے پروگرام خریدے گئے جو ہمالہ اور سقراط کے نام کے تھے۔ جب ہم نے سقراط پروگرام خریدا تو اس کے لئے ٹریننگ کی ضرورت تھی جس کے لئے شاہ صاحب نے مجھے اور طاہر محمود صاحب مربی سلسلہ کو طلب فرمایا اور کہا کہ آپ کو لاہور جانا ہے۔ اور وہاں آپ کڑک ہاؤس میں رہیں گے اور سائیبر نیٹک (ایک کمپیوٹر کمپنی) میں سقراط پروگرام کی ٹریننگ لیں گے۔ یہ 1993ء کے آخر کا ذکر ہے۔

اس ڈیڑھ سال میں جب میں نے سید عبدالحی شاہ صاحب کو بہت قریب سے دیکھا اور اس کے بعد ایم ٹی اے کے کام کے دوران یہ تعلق اور بڑھتا چلا گیا۔ 1994ء کے آخر پر میں کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں منتقل ہو گیا تو ایک طرح کی ہمسائیگی بھی میسر آ گئی۔ وہ میرے گھر سے چند قدم کے فاصلے پر کوارٹر میں مقیم تھے۔ قریباً روزانہ ہی بیت مبارک میں دن میں تین چار دفعہ ملاقات ہوتی۔

آپ کی زندگی محبت سے عبارت تھی، ہر لحظہ ایک عجب مسکان آپ کے چہرے پر کھیلتی رہتی، نرم خُو اور خندہ رو تھے۔ مجھے آپ کے ساتھ 1992ء سے 2011ء آپ کی وفات تک کام کرنے کا موقعہ ملا۔ میں نے آپ کو ہمیشہ صاحب کرم وجود ہی پایا۔ غصہ آپ میں نام کو نہ تھا۔ تحمل اور برداشت آپ کے اندر اس قدر زیادہ تھی کہ جس کا تصور کرنا محال ہے۔

کتب مسیح موعود کی طباعت آپ کے ناظر ہونے کے زمانے میں بڑی کثرت سے ہوئی اور روحانی خزائن کا سیٹ جو عرصے سے میسر نہ تھا دوبارہ ملنا شروع ہو گیا۔ آپ نے اس کی کمپیوٹرائزڈ کمپوزنگ کروا کر طباعت کا کام بھی شروع کیا۔ اور تمام جلدیں آپ کی حین حیات میں شائع بھی ہوئیں۔

ایم ٹی اے کا آغاز ہوا اور ربوہ میں ایم ٹی اے پاکستان کا سٹوڈیو شروع ہوا۔ آپ نے پروگراموں کی تیاری اور ان کے بارے میں خاص توجہ سے کام شروع کروایا۔ بعض پروگرامز میں آپ نے خود بھی شرکت کی۔ جن میں ایک پروگرام محترم عبدالغفار ڈار صاحب کا انٹرویو تھا جو مجھے خوب یاد ہے۔ جب میں نے آپ سے عرض کی کہ میں ان کا انٹرویو کرنا چاہتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ ان کا انٹرویو میں خود کروں گا کیونکہ ان کا انٹرویو کرنے کے لئے ان کے ساتھ مکمل ذہنی ہم آہنگی ہونا چاہئے ورنہ ان کے انٹرویو میں تسلسل نہیں رہے گا۔ میں ان کا دیرینہ آشنا ہوں اس لئے میں ان کی ذہنی اور علمی صلاحیتوں اور کاموں سے خوب واقف ہوں اس لئے یہ انٹرویو خود ہی کروں گا اور پھر آپ نے یہ انٹرویو کیا اور خوب کیا۔

بعض علمی پروگراموں میں آپ کی رہنمائی پروگراموں میں چار چاند لگا دیتی۔ مرہم عیسیٰ پر پروگرام کرتے ہوئے میں نے متعدد بار آپ سے رہنمائی لی اور مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب کے ساتھ مل کر یہ پروگرام کیا جو متعدد مرتبہ ایم ٹی اے پر نشر ہو چکا ہے۔

آپ قلم کے دھنی تھے۔ لفظوں کی نشست برخاست، جملوں کی درستگی، کم الفاظ میں ادائیگی مطلب آپ کی تحریر کا خاص وصف تھا۔ ایک عرصہ آپ کو ماہنامہ انصاراللہ کی ادارت کی توفیق ملی اس زمانے کے رسالے ایک خاص علمی مزاج کے حامل ہیں۔

آپ کا خط نہایت خوبصورت اور صاف تھا، نستعلیق اور نسخ کی ملی جلی تحریر، لفظوں اور حروف کی شکلیں دل کو بھلی لگتی تھیں۔

گفتگو بہت پاکیزہ اور شستہ تھی، دل آئینے کی طرح صاف اور روح میں موجود پاکیزگی اس گفتگو سے چھلکتی تھی۔ مزاح بہت پاکیزہ اور شائستہ تھا۔ بسا اوقات صرف لفظوں کی زیر زبر کی تبدیلی سے ایک عام جملہ کو مزاح میں بدل دیتے۔

محبت آپ کے وجود کا خاص حصہ تھی۔ میرے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی۔ جو چار بیٹیوں کے بعد پیدا ہوا تھا۔ اس کا نام تیمور رکھا گیا۔ جب وہ چلنے پھرنے لگا تو میں اس کو ساتھ لے کر بیت الذکر چلا جاتا۔ جہاں اس کو سید عبدالحی شاہ صاحب سے ملواتا اور اس کے لئے دعا کے لئے عرض کرتا۔ اس بچے سے ان کو بہت محبت ہو گئی۔ وہ جہاں بھی جاتے واپسی پر اس کے لئے کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور لاتے۔ ایک مرتبہ سویڈن سے واپسی پر اس کے لئے ایک سکول بیگ لائے۔ جو اس کو خود بلا کر دیا۔ اور پھر اس سے پوچھتے رہے کہ بڑے ہو کر کیا بنو گے تو وہ کہتا کہ ڈاکٹر تو مجھے کہنے لگے کہ اسے کارڈیالوجی میں اعلیٰ تعلیم دلوانا۔ میں نے عرض کی میری بساط نہیں کہ اسے پڑھنے کے لئے باہر بھیجوں تو فرمایا کہ دیکھنا سب کچھ ہو جائے گا۔ خدا ان کے منہ سے نکلی بات پوری کرے۔ اور تیمور کو میں نے دیکھا ہے کہ اس کے دل پر آپ کی محبت کا خاص اثر ہے اور جب بھی وہ بہشتی مقبرہ جاتا ہے تو ہر مرتبہ آپ کی قبر پر دعا کے لئے ضرور جاتا ہے۔

آپ کو خدا تعالیٰ نے چار بیٹوں سے نوازا تھا۔ بیٹی کی کمی آپ کو ویسے ہی نہ رہی ہمارے ایک بلتستانی مربی حافظ عبدالوہاب تھے جو میرے کلاس فیلو بھی تھے اور وہ خاندان بلتستان کا پہلا مقامی احمدی خاندان تھا۔ جو دم سم جیسے دور دراز علاقے سے تھا جو سیاچین گلیشئیر کے قدموں میں واقع ہے۔ عبدالوہاب کی بہن خدیجہ نے محترم سید عبدالحی شاہ صاحب کے گھر میں پرورش پائی۔ آپ نے اس کو جتنی اس بچی کی ذہنی استطاعت تھی پڑھایا اسے سلائی کڑھائی سکھانے کے لئے میری اہلیہ کے پاس بھجوایا، اس کی ایک بیٹی کی طرح نہایت عمدہ تربیت کی پھر ایک مربی سلسلہ محترم اظہر بزمی صاحب کے ساتھ اس کو بیاہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بچوں سے نوازا۔ ہماری اس بچی کا اکثر فون آتا ہے اور وہ ہمیشہ ہی سید عبدالحیٔ شاہ صاحب کا ذکر کرتی ہے اور وہ محبت اور پیار جو آپ نے اس پر نچھاور کیا اور اس کو ایک باپ کا پیار دیا وہ اس کی گفتگو اور لہجے سے چھلک رہا ہوتا ہے۔

اپنے کارکنوں اور ماتحتوں کے ساتھ ایک خاص شفقت اور پیار تھا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ مہمان نوازی آپ کے اندر ایک ایسی صفت تھی جو خون کے ساتھ گردش کرتی تھی۔ ہمیں بھی آپ کی مہمان نوازی کا لطف اٹھانے کا موقعہ ملا۔ خصوصاً کشمیری نمکین چائے اور اس کے ساتھ قلچے۔

کشمیر آپ کی کمزوری تھا، اس کا ذکر یوں کرتے جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب کا کرتا ہے، تعلق کوریل تحصیل انت ناگ کشمیر سے تھا جو وادی کا حصہ ہے۔ اور یہ وادی جنت نظیر ہے، اس کی ایک ایک گلی سے آپ کو پیار تھا، بہت بچپن میں قادیان پڑھنے کے لئے چلے گئے اس سفر کی روداد آپ کو بہت باریک تفصیل کے ساتھ یاد تھی اور اکثر سنایا کرتے، کشمیر کے بعد آپ کا عشق قادیان تھا، وہاں جانے کے لئے بہت اہتمام کرتے۔ قادیان جاتے تو وہاں سے کشمیری سیب لے کر آتے جو آپ کے لئے خاص طور سے کشمیر سے آتے تھے، اور مجھے بھی ان میں سے حصہ مل جاتا یہ ہمسائیگی کا شرف تھا۔

کشمیر کا ایک سفر جو آپ نے ربوہ سے وہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خاص ہدایت پر ایک پیغام دینے کے لئے کیا تھا اس کا ذکر کرتے وقت عاجزی کے ساتھ اس کام کی ادائیگی اور تکمیل کا فخر آپ کے چہرے سے جھلکتا تھا۔

خلفاء احمدیت کے ساتھ عاشقانہ تعلق تھا اور یہ عشق ہی تھا جس نے آپ کو ان پاک وجودوں کا معتمد ترین ساتھی بنا دیا تھا۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے رمضان میں ایم ٹی اے پر لائیو دروس قرآن کریم شروع کئے تو ان درسوں کے لئے نوٹس کی تیاری کا کام شاہ صاحب کے سپرد تھا جن کی نگرانی میں ایک ٹیم کام کر رہی تھی، جب کام تیار ہو جاتا تو اس پر نظر ثانی کرتے اس میں موجود کتابت کی غلطیوں کو درست کرتے، اس کو بروقت فیکس کرواتے۔ اور جب تک تسلی نہ ہو جاتی گھر نہ جاتے۔ چاہے رات کتنی ہی بھیگ کیوں نہ جاتی۔ کبھی مجھے بھی ان کے ساتھ گھر تک جانے کا موقعہ ملتا تو ہمیشہ ہی ان کو ذہنی طور پر تروتازہ اور چاق وچوبند پایا۔ ایک دو بار یہ بھی ہوا کہ اچانک ہی رات کے دو اڑھائی بجے گھر کا دروازہ بجا تو پتا چلا کہ شاہ صاحب ہیں اور ایک حوالہ ابھی ڈھونڈ کر لندن بھیجنا ہے تو چلیں ایم ٹی اے آفس چلتے ہیں وہاں سے کمپوز کر کے بھجوایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شہد کے بارے میں تحقیق کے لئے محترم سید عبدالحی شاہ صاحب کو ارشاد فرمایا، شاہ صاحب نے کچھ کام عاجز کے سپرد کیا۔ خاکسار نے ایک ڈیڑھ ہفتہ لگا کر جو میسر مواد تھا وہ نکالا اس کو ترتیب دیا، کمپوز کیا اور شاہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا، اس میں ایک حوالہ ایسا تھا جس کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ میں نے کہیں پڑھا تھا کہ روس کے کسی علاقے میں شہد کی ایک ایسی قسم ہے جو دل کے زخم کے لئے مفید پائی گئی ہے۔ لیکن اب یہ کہاں سے ملے؟ تو خاکسار نے اس کے لئے تفحص شروع کیا تو روس کی کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے نکلنے والے اردو میگزین طلوع میں یہ حوالہ مل گیا۔ اور جو خوشی اس حوالے کے ملنے سے مجھے ہوئی وہ اپنی جگہ لیکن میں نے شاہ صاحب کے چہرے پر جو مسرت پھوٹتی دیکھی وہ مجھے نہیں بھولتی۔ اس مواد کی تیاری کے دوران آپ نے متعدد مرتبہ مجھے پروپولس (Propolis) پر بھی ساتھ ہی کام کرنے کے لئے کہا چنانچہ میں نے ان دنوں ایک احمدی دوست ڈاکٹر افتخار احمد صاحب (جو انسٹیٹیوٹ آف بی کیپنگ۔ ادارہ مگس بانی) اسلام آباد کے ہیڈ تھے کو ای میل کی اور فون کیا تو انہوں نے اس موضوع پر بہت سا مواد بھجوا دیا۔ جو اس تحقیق میں کام آیا۔

مطالعہ کا آپ کو شوق تھا اور نئی نئی کتب کے دیکھنے کا موقعہ آپ کو خوب ملتا تھا۔ اور آپ اس سے بھی آگاہ کرتے رہتے۔ عمروں کے تفاوت کے باوصف یہ مشترکہ ذوق ہم دونوں کو گفتگو کرنے پر مجبور کرتا۔

غرض محترم شاہ صاحب ایک نہایت صاحب دل، صاحب کرم وجود، زندہ دل وجود تھے۔ اطاعت امام میں یکتا، غلطیوں سے صرف نظر کرنے والے، عیوب کی ستاری کرنے والے دوست اور محبت کرنے والی شخصیت تھے۔ آپ آسمان احمدیت کے ایک روشن ستارہ تھے۔ جو لوگوں کو راستہ دکھاتا ہے، واقفین زندگی کی قطار میں آپ علمی، روحانی اور عملی اعتبار سے ایک قد آور شخصیت تھے جن کا وجود ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

خدا سے تعلق جوڑو تا کہ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بن سکو

اس کائنات کے خدا تک پہنچنے کا ذریعہ اب صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ جس کا حسن واحسان میں کوئی ثانی نہیں

ہر قسم کی چیزیں جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فیض عام کی وجہ سے ہیں اور اس کے فیض سے کوئی خالی نہیں چاہے وہ کوئی بھی ہو

خدا تو وہ ہے کہ سب قوتوں والوں سے زیادہ قوت والا اور سب پر غالب آنے والا ہے۔ نہ اُس کو کوئی پکڑ سکے اور نہ مار سکے

سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہوسکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا کیونکہ اس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں۔ لیکن بناوٹی خدا کا ماننے والا بڑی مصیبت میں ہوتا ہے

پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے ذریعہ سے ملتی ہے

کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی

حضرت اقدس مسیح موعود کے الفاظ میں ہی دین حق کی پیش کردہ تعلیمات میں اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کی صفاتِ حسنہ، اس کی حقیقت اور اس کے مرتبہ کا بیان

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18- اپریل 2014ء بمطابق 18 شہادت 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اس وقت میں حضرت مسیح موعود کے چند اقتباسات پیش کروں گا جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا حقیقت ہے؟ اس کا مرتبہ کیا ہے؟ اس کے سب طاقتوں کے مالک اور واحد و یگانہ ہونے کا مقام بیان فرمایا ہے نیز یہ بھی کہ وہی ہے جو تمام مخلوق کا خالق ہے۔ ہر چیز کو فنا ہے اور اس کو فنا نہیں۔ آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ اس کائنات کے خدا تک پہنچنے کا ذریعہ اب صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ جس کا حسن واحسان میں کوئی ثانی نہیں۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو دیکھنے کے لئے اس کی طرف خالص ہو کر جھکنا ضروری ہے۔ اس کے آگے خالص ہو کر جھکنا ضروری ہے۔ اس کی عبادت بجالانا ضروری ہے۔ پھر جب انسان کی یہ حالت ہوتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ دوڑ کر انسان کو گلے لگاتا ہے اور اس پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا ہے۔ پس آپ نے بڑے درد سے فرمایا کہ ایسے خدا سے تعلق جوڑو تا کہ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بن سکو۔

اللہ تعالیٰ کی کیا حقیقت ہے، وہ خدا جو تمام کائناتوں کا مالک ہے جس کو (دین حق) نے پیش کیا ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟ اس بارے میں ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ

''خدا آسمان وزمین کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے۔ خواہ وہ ارواح میں ہے۔ خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی۔'' (یعنی ہر قسم کا نور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی وہ نور ہے جو جسموں میں نظر آتا ہے۔ ذاتی خوبیاں ہیں ان میں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض خاص آدمیوں کو دی گئی خوبیاں ہیں وہ ان میں نظر آتی ہیں، ظاہری خوبیاں ہیں یا چھپی ہوئی خوبیاں ہیں، ذہنی خوبیاں ہیں یا خارجی ہیں۔ انسان کے باہر نظر آ رہی ہوتی ہیں۔ کسی چیز کی خوبصورتی جو نظر آ رہی ہوتی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے نور کی وجہ سے ہیں۔ فرمایا:) ''اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیضِ عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 191 حاشیہ نمبر 11)

دنیا میں جتنی چیزیں ہیں، جتنی ان کی خوبیاں نظر آتی ہیں، جہاں جہاں خوبصورتی نظر آتی ہے، حسن نظر آتا ہے۔ انسان دیکھتا ہے اس کو فائدے پہنچ رہے ہوتے ہیں۔ ہر قسم کی چیزیں جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فیض عام کی وجہ سے ہیں اور اس کے فیض سے کوئی خالی نہیں چاہے وہ کوئی بھی ہو فرمایا کہ

''وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے'' (اسی سے تمام فیض پھوٹتے ہیں۔ وہی تمام نوروں کا سبب اور ذریعہ ہے۔ وہی ہے جہاں سے رحمتوں کے چشمے پھوٹتے ہیں) ''اسی کی ہستیٔ حقیقی تمام عالَم کی قیّوم اور تمام زیر وزبر کی پناہ ہے۔'' (یعنی تمام دنیا کے قائم رکھنے کے لئے اور جو بھی اس میں شکست وریخت ہو رہی ہے یا جو بھی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں وہ اسی کی طرف لوٹتی ہیں) ''وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانۂ عدم سے باہر نکالا'' (جو اندھیروں میں پڑی ہوئی چیزیں تھیں ان کو باہر نکالا) ''اور خلعتِ وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو۔'' (اس کے علاوہ کوئی ہستی نہیں، کوئی وجود نہیں جو اپنی ذات میں اس بات کا حقدار ٹھہرتا ہو اور ہمیشہ سے ہو) ''یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔'' (یہ دنیا، ہماری دنیا بھی، آسمان بھی، انسان بھی، حیوان بھی، پتھر بھی، درخت بھی، روح جسم ہر چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فیض سے ہی وجود میں ہے۔)

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 191-192 حاشیہ نمبر 11)

پھر اللہ تعالیٰ کے واحد اور لاشریک ہونے کے بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے حضرت اقدس

مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

''شرکت از روئے حصر عقلی چار قسم پر ہے۔ کبھی شرکت عدد میں ہوتی ہے اور کبھی مرتبہ میں اور کبھی نسب میں اور کبھی فعل میں اور تاثیر میں۔ سو اس سورۃ میں......'' (یعنی سورۃ اخلاص میں) ''......ان چار قسموں کی شرکت سے خدا کا پاک ہونا بیان فرمایا اور کھول کر بتلا دیا کہ وہ اپنے عدد میں ایک ہے دو یا تین نہیں اور وہ صمد ہے یعنی اپنے مرتبہ وجوب اور محتاج الیہ ہونے میں منفرد اور یگانہ ہے اور بجز اس کے تمام چیزیں ممکن الوجود اور ہالک الذات ہیں......'' آگے بعض الفاظ مشکل آئیں گے میں مختصراً ان کی وضاحت کردوں گا۔

فرمایا کہ ''......جو اس کی طرف ہر دم محتاج ہیں اور وہ لَمْ یَلِدْ ہے یعنی اس کا کوئی بیٹا نہیں تا بوجہ بیٹا ہونے کے اس کا شریک ٹھہر جائے اور وہ لَمْ یُوْلَدْ ہے یعنی اس کا کوئی باپ نہیں تا بوجہ باپ ہونے کے اس کا شریک بن جائے اور وہ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا ہے یعنی اس کے کاموں میں کوئی اس سے برابری کرنے والا نہیں تا باعتبار فعل کے اس کا کوئی شریک قرار پاوے۔ سو اس طور سے ظاہر فرما دیا کہ خدائے تعالیٰ چاروں قسم کی شرکت سے پاک اور منزہ ہے اور وحدہ لاشریک ہے۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 518، حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

آپ نے اس میں فرمایا کہ شرکت یا شریک ہونا عقل کی رو سے چار قسم پر منحصر ہے یعنی تعداد میں۔ ایک تو کسی کی شرکت ہو سکتی ہے، کوئی کسی کا شریک ہو سکتا ہے جب تعداد میں اس کے مطابق ہو۔ ایک دو تین چار پانچ ہوں۔ دوسرے مرتبہ اور مقام میں۔ تیسرے نسب یا خاندان میں۔ چوتھے کسی کام کے کرنے کی طاقت میں اور اس کے اثرات قائم کرنے میں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان چاروں قسم کے شرک سے پاک ہے۔ یہاں اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے کھول کر بتا دیا کہ وہ احد ہے۔ وہ اپنے عدد میں ایک ہے۔ دو تین چار نہیں۔ نہ اس کے برابر کوئی ہو سکتا ہے۔ وہ صمد ہے یعنی وہی ہے جس کی ضرورت ہر وقت مخلوق کو ہے۔ جب بھی کسی چیز کی احتیاج ہو، کسی چیز کی ضرورت ہو تو اسی کی طرف جایا جاتا ہے اور جایا جانا چاہئے۔ یا وہی ہے جو اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی طرف جایا جائے۔ کوئی اور وجود ضرورت پوری کرنے کے لئے اس کا ہم پلہ نہیں ہے۔ اس کے برابر نہیں ہے۔ وجہ کیا ہے؟ کوئی وجود برابر کیوں نہیں ہے جو ضرورتیں پوری کر سکے؟ یہاں آپ نے وجہ یہ بیان فرمائی کہ اس کے علاوہ ہر چیز وجود میں آ سکتی ہے لیکن خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ایک ہی ہے اور رہے گا اور پھر ہر چیز کو فنا ہے۔ ایک وقت میں ختم ہو جائے گی، ہلاک ہونے والی ہے۔ یعنی ہر وجود جو مخلوق ہے اس کے ساتھ پیدائش بھی ہے اور فنا بھی لیکن خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ پس بوجہ پیدا ہونے اور ہلاک ہونے کے باقی مخلوق عارضی ہے۔ کچھ وقت کے لئے ہے اور جو عارضی اور کچھ وقت کے لئے ہو وہ اپنی ضروریات کے تمام سامان مہیا نہیں کر سکتا، نہ کسی کو مہیا کروا سکتا ہے۔ پس جو تمام سامان مہیا نہ کر سکے اسے خود ایک خدا کی ضرورت ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ جس نے یہ اعلان کیا ہے کہ میں نے اپنی مخلوق کی زندگی قائم رکھنے کے لئے سامان مہیا کئے ہیں۔ وہی ہے جس پر انحصار کیا جا سکتا ہے اور کیا جانا چاہئے۔ پس یہ وجہ ہے اور تفصیل سے صمد کے یہ معنی ہیں۔

پھر نسب کی بات کی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَمْ یَلِدْ اس کا کوئی بیٹا نہیں۔ وَلَمْ یُوْلَدْ اور اس کا کوئی باپ نہیں۔ پس نسب، نسل سے وہ بالا ہے۔ لہٰذا اس کا کوئی شریک ہو نہیں سکتا۔ پھر چوتھی بات اللہ تعالیٰ کے متعلق فرماتا ہے کہ (-)۔ اس کے کاموں میں کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔ پس جب برابری کرنے والا نہیں تو نہ ہی خدا تعالیٰ جیسے کوئی کام کر سکتا ہے۔ نہ ہی کام کے نتائج اور اثرات پیدا کرنا کسی کے بس میں ہے یا ہو سکتا ہے۔ یہ عام دنیادار بھی جو اپنے کاموں کا نتیجہ دیکھ رہا ہوتا ہے اور بڑے فخر سے کہتا ہے کہ میں نے یہ کر دیا وہ کر دیا۔ اس کے بھی جو نتائج پیدا ہو رہے ہوتے ہیں یہ نتائج پیدا کرنا اس کے بس میں نہیں ہے بلکہ قانون قدرت کے تحت انسان کو اس کی محنت کا صلہ مل رہا ہوتا ہے جو محنت وہ کرتا ہے۔ وہ رب بھی ہے اور رحمان بھی ہے۔ اس کی ربوبیت اور رحمانیت کا فیض انسان کو مل رہا ہوتا ہے۔ پس کتنا بدقسمت ہے وہ انسان جو بجائے اپنے خدا کے اس احسان کے اس کے قریب ہو، اس کے آگے جھکے، اکثریت ان میں سے دور ہٹتی چلی جاتی ہے۔

پھر لیکچر لاہور میں خدا تعالیٰ کی توحید اور سب طاقتوں کا مالک ہونے کے بارے میں آپ نے اسی سورت کو مزید بیان فرمایا کہ

''قرآن میں ہمارا خدا اپنی خوبیوں کے بارے میں فرماتا ہے۔ (-) (الاخلاص:5-2) یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے نہ کوئی ذات اس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی...... نہ کسی چیز کے صفات اُس کی صفات کے مانند ہیں۔ انسان کا علم کسی معلّم کا محتاج ہے......'' (علم حاصل کرنے والے کے لئے کسی علم سکھانے والے کی ضرورت ہے) ''......اور پھر محدود ہے......'' (جو بھی علم حاصل ہوگا وہ محدود ہوتا ہے) ''......مگر اس کا علم......'' (خدا تعالیٰ کا علم) ''......کسی معلّم کا محتاج نہیں اور باایں ہمہ غیر محدود ہے......'' (اور ساتھ ساتھ غیر محدود بھی ہے) ''......انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے......'' (بغیر ہوا کے سن نہیں سکتے) ''......اور محدود ہے مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور محدود نہیں۔ اور انسان کی بینائی سورج یا کسی دوسری روشنی کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے......'' (ایک حد تک دیکھ سکتا ہے انسان) ''......مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے اور غیر محدود ہے۔ ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے اور نیز وقت کی محتاج اور پھر محدود ہے۔ لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے نہ کسی وقت کی محتاج اور غیر محدود ہے کیونکہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں...... اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہو تو پھر تمام صفات میں ناقص ہوگا۔ اس لئے اس کی توحید قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنی ذات کی طرح اپنے تمام صفات میں بے مثل و مانند نہ ہو۔''

آپ فرماتے ہیں کہ ''...... پھر اس سے آگے آیت ممدوحہ بالا کے یہ معنی ہیں کہ خدا نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اس کا بیٹا ہے۔ کیونکہ وہ غنی بالذات ہے۔ اس کو نہ باپ کی حاجت ہے اور نہ بیٹے کی۔ یہ توحید ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی ہے جو مدار ایمان ہے۔''

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 154-155)

پھر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی عقلی دلیل دیتے ہوئے آپ قرآن شریف کے عقائد سے ہی استنباط کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یعنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''پھر بعد اس کے اُس کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر ایک عقلی دلیل بیان فرمائی اور کہا (-)......'' (سورۃ) انبیاء کی آیت 23 ہے۔ پھر فرمایا: ''...... وَمَا کَانَ مَعَہٗ مِنْ اِلٰہٍ الخ ......'' مومنون کی آیت (92) ہے۔ ''......یعنی اگر زمین و آسمان میں بجز اُس ایک ذات جامع صفات کاملہ کے کوئی اور بھی خدا ہوتا تو وہ دونوں بگڑ جاتے۔ کیونکہ ضرور تھا کہ کبھی وہ جماعت خدائیوں کی ایک دوسرے کے برخلاف کام کرتے۔ پس اسی پھوٹ اور اختلاف سے عالم میں فساد راہ پاتا اور نیز اگر الگ الگ خالق ہوتے تو ہر واحد ان میں سے اپنی ہی مخلوق کی بھلائی چاہتا اور ان کے آرام کے لئے دوسروں کا برباد کرنا روا رکھتا۔ پس یہ بھی موجب فساد عالم ٹھہرتا۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 518-519 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پس سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ایک سے زیادہ کوئی خدا ہو۔ پھر خدا تعالیٰ کی بعض صفات جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے، ان کا ذکر فرماتے ہوئے مختصر وضاحت آپ نے فرمائی۔ فرمایا کہ

''جس خدا کی طرف ہمیں قرآن شریف نے بلایا ہے اس کی اس نے یہ صفات لکھی ہیں۔ (-) (الحشر:23) (-) (الفاتحہ:4) (-) (الحشر:24) (-) (الحشر:25) (-) (البقرۃ:21) (-) (الفاتحہ:2-4) (-) (البقرۃ:187) (-) (البقرۃ:256) (-) (الاخلاص:5-2)

یعنی وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آ جائے۔ اس صورت میں خدائی معرضِ خطرہ میں رہے گی اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند

ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہوسکتا۔ وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے۔......‘‘ (جہاں تک بھی اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی سوچ پہنچ سکتی ہے اس کے ساتھ پھر کسی ادنیٰ کو شریک نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔)

’’......پھر فرمایا کہ عالم الغیب ہے یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے۔ اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ ہم آفتاب اور ماہتاب اور ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں۔......‘‘ (ہر چیز کو ہم دیکھ سکتے ہیں لیکن خدا کو جسمانی صورت میں نہیں دیکھ سکتے۔)

’’......پھر فرمایا کہ وہ عالم الشہادۃ ہے یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردہ میں نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں کہ وہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو۔ وہ اس عالم کے ذرہ ذرہ پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا۔ وہ جانتا ہے کہ کب اس نظام کو توڑ دے گا اور قیامت برپا کردے گا اور اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہوگا؟ سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے۔ پھر فرمایا ھُوَ الرَّحْمٰن یعنی وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے نہ کسی غرض سے اور نہ کسی عمل کے پاداش میں ان کے لئے سامان راحت میسر کرتا ہے۔ جیسا کہ آفتاب اور زمین اور دوسری تمام چیزوں کو ہمارے وجود اور ہمارے اعمال کے وجود سے پہلے ہمارے لئے بنا دیا۔ اس عطیہ کا نام خدا کی کتاب میں رحمانیت ہے۔ اور اس کام کے لحاظ سے خدائے تعالیٰ رحمٰن کہلاتا ہے۔......‘‘ (یعنی تمام ضروریات کو پہلے سے مہیا کردیا یہ اس کی روحانیت ہے۔)

’’......اور پھر فرمایا کہ الرَّحِیْم یعنی وہ خدا نیک عملوں کی نیک تر جزا دیتا ہے اور کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اور اس کام کے لحاظ سے رحیم کہلاتا ہے۔ اور یہ صفت رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔ اور پھر فرمایا مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ یعنی وہ خدا ہر ایک کی جزا اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ اس کا کوئی ایسا کارپرداز نہیں جس کو اس نے زمین و آسمان کی حکومت سونپ دی ہو......‘‘ (کسی سے کوئی کام کروانے کے لئے اس کو ضرورت نہیں۔ ہر چیز اس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔) ’’......اور آپ الگ ہو بیٹھا ہو اور آپ کچھ نہ کرتا ہو۔ وہی کارپرداز سب کچھ جزا سزا دیتا ہو یا آئندہ دینے والا ہو۔ اور پھر فرمایا اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ یعنی وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغ عیب نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں۔......‘‘ (انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں ہے۔ کوئی نہ کوئی خامیاں کمزوریاں اس میں ہیں۔‘‘ ......اگر مثلاً تمام رعیت جلاوطن ہوکر دوسرے ملک کی طرف بھاگ جاوے تو پھر بادشاہی قائم نہیں رہ سکتی یا اگر مثلاً تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے......‘‘ (رعایا قحط زدہ ہوجائے) ’’......تو پھر خراج شاہی کہاں سے آئے......‘‘ (جو اس سے ٹیکس وصول کیا جاسکتا ہے وہ کہاں سے آئے گا) ’’...... اور اگر رعیت کے لوگ اس سے بحث شروع کردیں کہ تجھ میں ہم سے زیادہ کیا ہے تو وہ کون سی لیاقت اپنی ثابت کرے۔......‘‘ (بادشاہ کے مقابلے پر اگر رعایا کھڑی ہوجائے تو کیا ثابت کرے۔ آجکل دنیا میں، ملکوں میں آپ دیکھ لیں۔ یہی کچھ فتنہ و فساد ہو رہا ہے۔ حکومتوں اور رعایا کی جنگیں ہو رہی ہیں۔ پس فرمایا کہ) ’’......پس خدا تعالیٰ کی بادشاہی ایسی نہیں ہے۔ وہ ایک دم میں تمام ملک کو فنا کرکے اور مخلوقات پیدا کرسکتا ہے۔ اگر وہ ایسا خالق اور قادر نہ ہوتا تو پھر بجز ظلم کے اس کی بادشاہت چل نہ سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کو ایک مرتبہ معافی اور نجات دے کر پھر دوسری دنیا کہاں سے لاتا۔ کیا نجات یافتہ لوگوں کو دنیا میں بھیجنے کے لئے پھر پکڑتا اور ظلم کی راہ سے اپنی معافی اور نجات دہی کو واپس لیتا؟ تو اس صورت میں اس کی خدائی میں فرق آتا......‘‘ (یہ جو لوگوں کا نظریہ ہے ناں کہ معافی کی اور پھر بھیجا۔ پھر فرمایا) ’’......اور دنیا کے بادشاہوں کی طرح داغدار بادشاہ ہوتا جو دنیا کے لئے قانون بناتے ہیں۔ بات بات پر بگڑتے ہیں اور اپنی خود غرضی کے وقتوں پر جب دیکھتے ہیں کہ ظلم کے بغیر چارہ نہیں تو ظلم کو شیر مادر سمجھ لیتے ہیں۔......‘‘ (ظلم کے بغیر چارہ نہیں تو پھر اس طرح ظلم کرتے ہیں جس طرح ماں کا دودھ پی رہے ہیں۔ آجکل بھی آپ دیکھ لیں، بعض ملکوں میں حکومت کے سربراہان کی طرف سے جو ظلم ہو رہا ہے، اسی طرح ہو رہا ہے۔ پھر فرمایا) ’’......مثلاً قانون شاہی جائز رکھتا ہے کہ ایک جہاز کو بچانے کے لئے ایک کشتی کے سواروں کو تباہی میں ڈال دیا جائے اور ہلاک کیا جائے مگر خدا کو تو یہ اضطرار پیش نہیں آنا چاہئے۔ پس اگر خدا پورا قادر اور عدم سے پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو وہ یا تو کمزور راجوں کی طرح قدرت کی جگہ ظلم سے کام لیتا اور یا عادل بن کر خدائی کو ہی الوداع کہتا۔ بلکہ خدا کا جہاز تمام قدرتوں کے ساتھ سچے انصاف پر چل رہا ہے۔ پھر فرمایا اَلسَّلَام یعنی وہ خدا جو تمام عیبوں اور مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے بلکہ سلامتی دینے والا ہے۔ اس کے معنے بھی ظاہر ہیں کیونکہ اگر وہ آپ ہی مصیبتوں میں پڑتا، لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا اور اپنے ارادوں میں ناکام رہتا تو اس بدنمونہ کو دیکھ کر کس طرح دل تسلی پکڑتے کہ ایسا خدا ہمیں ضرور مصیبتوں سے چھڑا دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ باطل معبودوں کے بارے میں فرماتا ہے۔ (-) (الحج: 74-75) جن لوگوں کو تم خدا بنائے بیٹھے ہو وہ تو ایسے ہیں کہ اگر سب مل کر ایک مکھی پیدا کرنا چاہیں تو کبھی پیدا نہ کرسکیں اگر چہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔ بلکہ اگر مکھی ان کی چیز چھین کر لے جائے تو انہیں طاقت نہیں ہوگی کہ وہ مکھی سے چیز واپس لے سکیں۔ ان کے پرستار عقل کے کمزور اور وہ طاقت کے کمزور ہیں۔ کیا خدا ایسے ہوا کرتے ہیں؟ خدا تو وہ ہے کہ سب قوتوں والوں سے زیادہ قوت والا اور سب پر غالب آنے والا ہے۔ نہ اُس کو کوئی پکڑ سکے اور نہ مار سکے۔ ایسی غلطیوں میں جو لوگ پڑتے ہیں وہ خدا کی قدر نہیں پہچانتے اور نہیں جانتے خدا کیسا ہونا چاہئے اور پھر فرمایا کہ خدا امن کا بخشنے والا اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہوسکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا کیونکہ اس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں۔ لیکن بناوٹی خدا کا ماننے والا بڑی مصیبت میں ہوتا ہے۔ وہ بجائے دلائل بیان کرنے کے ہر ایک بیہودہ بات کو راز میں داخل کرتا ہے تا ہنسی نہ ہو اور ثابت شدہ غلطیوں کو چھپانا چاہتا ہے۔

اور پھر فرمایا کہ (-) یعنی وہ سب کا محافظ ہے اور سب پر غالب اور بگڑے ہوئے کاموں کا بنانے والا ہے اور اس کی ذات نہایت ہی مستغنی ہے۔

اور فرمایا (-) یعنی وہ ایسا خدا ہے کہ جسموں کا بھی پیدا کرنے والا اور روحوں کا بھی پیدا کرنے والا۔ رحم میں تصویر کھینچنے والا ہے۔......‘‘ (بچے کی پیدائش سے پہلے جب بچہ رحم میں ہی ہوتا ہے تو وہیں اس کی شکل بنا دیتا ہے۔) ’’......تمام نیک نام جہاں تک خیال میں آسکیں سب اسی کے نام ہیں اور پھر فرمایا (-) یعنی آسمان کے لوگ بھی اس کے نام کو پاکی سے یاد کرتے ہیں اور زمین کے لوگ بھی۔ اس آیت میں اشارہ فرمایا کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں۔......‘‘ (یعنی دنیا میں اور بھی ایسے کُرّے ہوسکتے ہیں جہاں آبادیاں ہوں، بلکہ ہیں۔)

’’......اور پھر فرمایا (-) یعنی خدا بڑا قادر ہے۔ یہ پرستاروں کے لئے تسلی ہے۔ کیونکہ اگر خدا عاجز ہو اور قادر نہ ہو تو ایسے خدا سے کیا امید رکھیں۔

اور پھر فرمایا (-) یعنی وہی خدا ہے جو تمام عالموں کا پرورش کرنے والا۔ رحمٰن رحیم اور جزا کے دن کا آپ مالک ہے۔ اس اختیار کو کسی کے ہاتھ میں نہیں دیا۔ ہر ایک پکارنے والے کی پکار کو سننے والا اور جواب دینے والا یعنی دعاؤں کا قبول کرنے والا۔ اور پھر فرمایا اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم یعنی ہمیشہ رہنے والا اور تمام جانوں کی جان اور سب کے وجود کا سہارا۔ یہ اس لئے کہا کہ وہ ازلی ابدی نہ ہو تو اس کی زندگی کے بارے میں بھی دھڑ کا رہے گا کہ شاید ہم سے پہلے فوت نہ ہوجائے۔ اور پھر فرمایا کہ وہ خدا اکیلا خدا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا بیٹا۔ اور نہ کوئی اس کے برابر اور نہ کوئی اس کا ہم جنس۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 372-376)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’مذہب (-) کے تمام احکام کی اصل غرض یہی ہے کہ وہ حقیقت جو لفظ (دین) میں مخفی ہے اُس تک پہنچایا جائے۔ اسی غرض کے لحاظ سے قرآن شریف میں ایسی تعلیمیں ہیں کہ جو خدا کو پیارا بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ کہیں اس کے حسن و جمال کو دکھاتی ہیں اور کہیں اُس کے احسانوں کو یاد دلاتی ہیں۔ کیونکہ کسی کی محبت یا تو حُسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔

چنانچہ لکھا ہے کہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا......'' (تمام صفات اس میں کامل طور پر جمع ہیں) ''......اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا......'' (ہر پاک قدرت کے اظہار اس سے ہو رہے ہوتے ہیں۔) ''......اور مبدأ ہے تمام مخلوق کا۔......'' (ہر چیز جو ہے وہی پیدا کرنے والا ہے۔'' ......اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا۔......'' (تمام فیض اسی سے ملتے ہیں۔) ''......اور مالک ہے تمام جزاسزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا۔'' (تمام کام جو ہیں، تمام اعمال جو ہیں اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) ''......اور نزدیک ہے باوجود دُوری کے اور دُور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ سب سے اُوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔......'' (یعنی کہ اتنا وہ قریب ہے) ''......اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔ وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔......'' (حیّ کا مطلب یہی ہے کہ زندہ بھی ہے اور زندہ رکھنے والا بھی ہے) ''......وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے۔ اُس نے ہر یک چیز کو اٹھا رکھا ہے اور کوئی چیز نہیں جس نے اس کو اٹھا رکھا ہو۔......'' (یعنی ہر چیز کا انحصار اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی ہے) ''......کوئی چیز نہیں جو اس کے بغیر خود بخود پیدا ہوئی ہے یا اس کے بغیر خود بخود جی سکتی ہے۔ وہ ہر یک چیز پر محیط ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر یک چیز کا نور ہے اور ہر یک نُور اسی کے ہاتھ سے چمکا۔ اور اُسی کی ذات کا پَرتَوہ ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ کوئی روح نہیں جو اس سے پرورش نہ پاتی ہو اور خود بخود ہو۔ کسی روح کی کوئی قوت نہیں جو اس سے نہ ملی ہو اور خود بخود ہو۔ اور اس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں (1) ایک وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں جیسا کہ زمین اور آسمان اور سورج اور چاند اور ستارے اور پانی اور آگ اور ہوا اور تمام ذرّات اس عالم کے جو ہمارے آرام کے لئے بنائے گئے۔ ایسا ہی جن جن چیزوں کی ہمیں ضرورت تھی وہ تمام چیزیں ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے مہیّا کی گئیں اور یہ سب اُس وقت کیا گیا جبکہ ہم خود موجود نہ تھے۔ نہ ہمارا کوئی عمل تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سورج میرے عمل کی وجہ سے پیدا کیا گیا یا زمین میرے کسی شدھ کرم کے سبب سے بنائی گئی۔ غرض یہ وہ رحمت ہے جو انسان اور اس کے عملوں سے پہلے ظاہر ہو چکی ہے جو کسی کے عمل کا نتیجہ نہیں (2) دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے''۔

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 152-153)

کہ جب عمل کرو نیک عمل کرو تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی جزا دیتا ہے۔

پھر آپ نے یہ بیان فرمایا کہ اب اس زمانے میں خدا تک پہنچنے کے لئے ایک ہی راستہ ہے اور وہ راستہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''اُس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اس کے تصرف سے نہ اُس کے خَلْق سے۔ اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا۔ اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بیشمار برکتوں والا ہے اور بیشمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا اور بے شمار احسان والا۔ اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔''

(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 363)

پھر ایسے لوگوں کے بارے میں جو خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے آپ فرماتے ہیں کہ

''خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں......'' (وہ چھپی ہوئی ہستی ہے اور اس کو صرف عقلوں سے محفوظ نہیں کیا جا سکتا۔ دہریہ لوگ کہتے ہیں کہ جی ہم عقل سے خدا تعالیٰ کو کس طرح سمجھیں یا صرف عقل سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ فرمایا) ''......عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی......'' (کوئی عقلی دلیل اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی) ''...... کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اِس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے......'' (عقل زیادہ سے زیادہ یہیں تک پہنچ سکتی ہے کہ کسی چیز کو دیکھ کر بتائے کہ اس کو کس نے بنایا ہے) ''......مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شئے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔......'' (ایک خدا کی ضرورت ہے وہ موجود بھی ہے کہ نہیں یہ بالکل اور بات ہے) ''......اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے اس لئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کر سکتا بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی ان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔......'' (بڑے غور و فکر کرنے والے ہیں، بڑے کائنات پر بھی غور کرتے ہیں، زمین پر بھی غور کرتے ہیں، سائنس پر بھی غور کرنے والے ہیں لیکن ان میں سے بہت سارے لوگ دھریہ بھی ہیں جیسا کہ اس زمانے میں نظر آتا ہے کیونکہ صرف عقل کے استعمال کرنے سے ان کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔)

''......اور خدا تعالیٰ کے کاملوں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں......'' (نتیجۃً کیا ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں، جن کا اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق ہے ان سے مذاق اور ٹھٹھہ کر رہے ہوتے ہیں فرمایا) ''......اور اُن کی یہ حجت ہے کہ دنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی جو صانع پر دلالت کرے بلکہ محض لغو اور باطل طور پر اُن چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے۔......''

عقل کیونکہ اس تک پہنچ نہیں سکی، اس لئے ضرورت ہی نہیں کہ کوئی اس کا بنانے والا بھی ہوگا۔

فرماتے ہیں کہ ''......افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شئ لازم نہیں آتا۔......'' (یعنی کسی چیز کا علم نہ ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ چیز موجود نہیں ہے) ''......اِس قسم کے لوگ کئی لاکھ اِس زمانہ میں پائے جاتے ہیں جو اپنے تئیں اول درجہ کے عقلمند اور فلسفی سمجھتے ہیں......'' (اب تو یہ کروڑوں میں ہو گئے ہیں۔ بلکہ دنیا میں بہت سارے لوگ ہیں کہ انہی باتوں کی وجہ سے انہوں نے خدا تعالیٰ پر یقین کرنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ روحانیت کا جو خانہ تھا وہ بالکل خالی ہوتا چلا جا رہا ہے۔)

فرمایا ''......اور خدا تعالیٰ کے وجود سے سخت منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی عقلی دلیل زبردست اُن کو ملتی تو وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار نہ کرتے اور اگر وجود باری جلّ شانہٗ پر کوئی برہان یقینی عقلی ان کو ملزم کرتی تو وہ سخت بے حیائی اور ٹھٹھے اور ہنسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر نہ ہو جاتے۔......'' (یعنی اگر ایسا کوئی یقینی اور عقلی ثبوت مل جاتا جو ان کا منہ بند کرانے کے لئے کافی ہوتا تو پھر وہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ٹھٹھہ اور ہنسی نہ کرتے، اس کا انکار نہ کرتے جس طرح آجکل دنیا کی اکثریت کر رہی ہے۔ فرمایا ''...... پس کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا......'' (پھر فلسفیوں کی بھی باتیں سننی ہیں یا ظاہری طور پر سائنس کو دیکھنا ہے یا روحانیت سے دور ہٹ کے دیکھنا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں جو شبہات دل میں پیدا ہوتے ہیں ان سے تم نجات نہیں پا سکتے وہ تمہارے دل سے کبھی نہیں دور ہو سکتے) ''...... بلکہ ضرور غرق ہوگا......'' (مزید دہریت میں ڈوبتا چلا جائے گا۔) ''......اور ہرگز ہرگز شربت توحیدِ خالص اس کو میسر نہیں آئے گا۔ اب سوچو کہ یہ خیال کس قدر باطل اور بدبودار ہے کہ بغیر وسیلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے توحید میسر آ سکتی ہے......'' (توحید میسر نہیں آ سکتی جب تک ایک روحانی وسیلہ نہ ہو اور روحانی وسیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

ذات ہے۔)''......اوراس سے انسان نجات پا سکتا ہے۔اے نادانو! جب تک خدا کی ہستی پر یقین کامل نہ ہواُس کی توحید پر کیونکر یقین ہو سکے۔پس یقیناً سمجھو کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بد مذہبوں کو ہزار ہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کر دیا اور اب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل پیروی کرنے والے ان نشانوں کو دہریوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے۔اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 120۔121)

پھر خدا کے وجود پر یقین، ایسا یقین دلوانے کے لئے جو انسان کی توجہ ہر معاملے میں صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی طرف رکھے آپ فرماتے ہیں اور بڑے درد سے فرماتے ہیں کہ

''ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں۔کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔کس دَفْ سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 21۔22)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس زندہ خدا کا پیغام اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی اتباع میں دنیا کو پہنچانے والے ہوں اور دنیا کو یہ احساس دلانے والے ہوں کہ زندہ خدا ہے، موجود ہے، اب بھی سنتا ہے، نشان بھی دکھاتا ہے۔اس کی طرف لَوٹو۔اس کی طرف آؤ۔اور ہم خود بھی اس خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔اس کی صفات کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔اس کے انعامات کے وارث ہوں۔ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شرک سے ہر طرح محفوظ رہیں۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم ابوذر اسلم صاحب معلم سلسلہ کیمپ نمبر2 نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

ریبال احمد ابن مکرم اقبال احمد صاحب حلقہ کیمپ نمبر 2 نواب شاہ شہر نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔مکرم طارق محمود کھوکھر صاحب مربی سلسلہ شہر نے عزیزم سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو دینی اور دنیاوی علوم میں ترقی عطا کرے۔آمین

تقریب آمین

❁ مکرم محمد اکرم صاحب سیکرٹری مال محلّہ دارالشکر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم محسن احمد نے بعمر سات سال تین ماہ قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرمہ فضیلت صاحبہ زوجہ مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب دارالعلوم شرقی نور نے حاصل کی۔مورخہ 6 مئی 2014ء کو بعد نماز عصر محترم حافظ عبدالحلیم صاحب نے بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔بچہ مکرم محمد سلیم صاحب دارالشکر ربوہ کا پوتا ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو دینی اور دنیاوی علوم میں ترقی عطا کرے۔آمین

درخواست دعا

❁ مکرم محمد داؤد طاہر صاحب ادیب وسفر نامہ نگار گلبرگ لاہور ایک ماہ سے زیادہ عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔برین ہیمبرج کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج رہے۔اب گھر پر ہی ہیں طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور فعال زندگی عطا فرمائے۔آمین

ولادت

❁ مکرم محمد نعیم قمر صاحب کارکن شعبہ اشاعت ایوان محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 29/اپریل 2014ء کو ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا سلیمان قمر نام عطا فرمایا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔نومولود مکرم راجہ قمر زمان صاحب ساکن چک نمبر 20 منڈی بہاؤالدین کا پوتا اور مکرم میر نعیم اللہ صاحب ناصر آباد جنوبی ربوہ کا نواسہ ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح، خادم دین، خلافت کا سچا وفادار، درازی عمر والا اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔آمین

ولادت

❁ مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم رانا عبدالوحید خاں صاحب اور بہو مکرمہ امۃ الکریم طیبہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30۔اپریل 2014ء کو تین بیٹوں کے بعد ایک بیٹی سے نوازا ہے۔نومولودہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام سمیعہ وحید عطا فرمایا ہے۔جو مکرم رانا عبداللطیف خاں صاحب نمبردار چک 2 ٹی ڈی اے ضلع خوشاب ولد محترم عبدالحمید خاں صاحب کاٹھگڑھی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم شریف احمد بھٹی صاحب آف گلفورڈ کی نواسی ہے۔احباب سے نومولودہ کی صحت، درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ دفتر وصیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم صوبیدار محمد شریف صاحب دارالفتوح شرقی نور ربوہ مورخہ 26 مئی 2014ء کو بعمر 84 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔اسی روز ان کی نماز جنازہ بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز عشاء محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ نے دعا کروائی۔مرحوم نے ایک لمبا عرصہ شعبہ مال دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں خدمت کی توفیق کی پائی۔نیز دارالفتوح میں 12 سال تک بطور صدر محلّہ خدمت کی توفیق پائی۔آپ بیشمار خوبیوں کے مالک، محنتی، شریف النفس، صوم و صلوٰۃ کے پابند، جماعتی چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، نظام جماعت اور خلافت احمدیہ کے ساتھ اطاعت و وفا کا تعلق رکھنے والے تھے۔مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ سردار بیگم صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالفتوح شرقی، تین بیٹے مکرم محمد رفیق عابد صاحب صدر جماعت ہملٹن نارتھ کینیڈا، مکرم لطیف احمد طاہر صاحب کارکن شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ، خاکسار، 4 بیٹیاں مکرمہ امۃ السلام صاحبہ ربوہ، مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ صدر لجنہ ہملٹن نارتھ کینیڈا، مکرمہ بشریٰ ضیاء صاحبہ ملائیشیا اور مکرمہ فوزیہ وسیم صاحبہ ربوہ یادگار چھوڑی ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔آمین

☆............☆............☆

G.H.P کی معیاری زُود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی 30/200/1000 — گلاس شواب 10ML Rs 30/= — پلاسٹک شواب 25ML Rs 40/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعائتی قیمت پیکنگ 120ML =/250 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعائتی قیمت =/350 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ربوہ میں طلوع وغروب 3 جون

طلوع فجر	3:25
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:12

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3 جون 2014ء

1:30 am	راہ ھدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء
6:30 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22-اگست 2008ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء (سندھی ترجمہ)
11:20 pm	گلشن وقف نو

درخواست دعا

✿ مکرم عبدالقیوم شاہد صاحب کارکن نظامت جائیداد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ شاہدہ قیوم صاحبہ عرصہ دو ماہ سے بعارضہ معدہ بیمار ہیں۔ چند یوم ہسپتال میں بھی داخل رہی ہیں۔ اب کچھ آرام ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مکمل صحت و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے نیز بیماری کے بداثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین

✿ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ زوجہ مکرم فضل کریم صاحب سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتی ہیں کہ میرا بیٹا مستنصر احمد واقف نو عمر 22 سال لمبا عرصہ سے شوگر کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ دو دفعہ فالج کا حملہ ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے قاصر ہے۔ اس کے علاوہ بول بھی نہیں سکتا۔ ذہنی طور پر بھی معذور ہے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور چلنے پھرنے لگ جائے۔ آمین

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

FR-10

نوزائیدہ اور شیرخوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Tariq Interiors
طارق انٹیریئر چنیوٹ
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Centre, Faisalabad Road
Tehseel Chowk, Chiniot 009247-6334620
طالب دعا: لیاقت علی Cell:0311-7790690

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

کتب نرسری تا ایم اے | سٹیشنری ہر قسم کی
زی مارٹ پلس کالج روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6211120

نیو ظفر بک ڈپو
ظفر اللہ چوک نیو سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
048-3226088

ظفر بک ڈپو
اردو بازار سرگودھا
048-3716088

SkyNetWorld WideExpress
آپ دنیا میں کہیں بھی اپنے اہم دستاویزات و پارسل کیلئے بہترین سروس
اور بڑے پارسلوں پر حیرت انگیز کمی
سکائی نٹ آفس اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ
فون 047-6215744 موبائل 0334-6365127

ON LINE JOB OPPORTUNITIES
A Computer expert in Microsoft Office, Graphics, Photoshop and Web maintenance must good in English writing is required.
Handsome numeration will be offered for the services.
Please email your complete CV at
onlinejobs829@gmail.com
with the verification of sadar jamat (Muhalla)
ONLINE JOBS

لوٹ سیل سیل سیل
مورخہ یکم جون سے مردانہ + لیڈیز + بچگانہ
تمام ورائٹی پر حیرت انگیز سیل
مس کولیکشن اقصیٰ روڈ ربوہ

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
برانچ آفس: الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
B1-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599
ہیڈ آفس: چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد 0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™ English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
EC Education Concern
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
H2-278 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Fundation) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science | Engineering | Management
Medicine | Economics | Humanities
Get 18 Months Job Search Visa After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply
Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com